بسم الله الرحمن الرحیم

# سرمایہ دارانہ نظام نے ہم پر مسلط کرر کھا ہے کہ ہم کورونا وائرس کی بیماری یا لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والی فاقہ کشی میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے حکمران اسلام کی بجائے اسی نظام کے نفاذ پر اصرار کر رہے ہیں

کچھ صنعتوں کو چالو رکھنے کی رعایت کے باوجود، کورونا وائرس (Covid-19) کے پھیلاؤ کے پیشِ نظر قومی سطح پر مکمل لاک ڈاؤن، پاکستان کے عوام پر بذاتِ خود ایک بھاری بوجھ بن گیا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے پاس دو ہی حل ہیں؛ لاک ڈاؤن کے ذریعے بھوک برداشت کریں یا وائرس کے پھیلاؤ کی صورت میں بیماری کا سامنا کریں۔ تاہم ایک طرف پاکستان کے مسلمان اس وائرس کے تیز پھیلاؤ کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑھتی غربت، مشکلات، کاروبار کی تباہی، کارخانوں کی بندش اور بے روزگاری کا سامنا بھی کر رہے ہیں۔

یقیناً بھوک اور وائرس میں سے کسی ایک کا انتخاب ایک عالمی مخمصہ بن گیا ہے۔ مغربی ممالک قومی لاک ڈاؤن کے مکمل یا جزوی خاتمے کے دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں تاکہ لوگوں کی معاشی مشکلات کو کم کیا جاسکے۔ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن نے معیشت کے کئی بڑے شعبوں کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے جس کے نتیجے میں کروڑوں لوگ بے روزگار ہوگئے ہیں اور کھربوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس صورتحال نے ترقی یافتہ سرمایہ دار ممالک کو مجبور کیا کہ وہ گرتی معیشتوں کو سہارا دینے کے لیے بہت بڑے بیل آوٹ پیکجز کا اعلان کریں۔ دوسری جانب دنیا بھر میں کورونا وائرس سے متاثر معلوم افراد کی تعداد تقریباً 20 لاکھ تک پہنچ گئی ہے جبکہ اموات ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہیں۔ اس صورتحال نے دنیا بھر کو خوف اور افراتفری میں مبتلا کر رکھا ہے۔

پوری دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام پر اعتماد متزلزل ہوگیا ہے کہ آیا یہ نظامِ حیات (آئیڈیالوجی) انسانوں کے معاملات کی بہتر دیکھ بھال کر سکتا ہے؟ حتیٰ کہ مغربی سرمایہ دارانہ ممالک میں بھی لوگ، بھوک اور بیماری سے تحفظ فراہم کرنے میں سرمایہ دارانہ ریاستوں کی ناکامی پر ہل کر رہ گئے ہیں۔

جبکہ وبائی امراض کے حوالے سے اسلام نے واضح رہنمائی فراہم کی ہے جس سے طبی اور معاشی دونوں نقصانوں کو بڑی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ اور اسلام کے اصولوں کی پاسداری مکمل قومی لاک ڈاؤن جیسے انتہائی اقدام کے بغیر ہی بیماری کے پھیلاؤ پر قابو پانے کو ممکن بناتی ہے۔

اسلام یہ لازم قرار دیتا ہے کہ جہاں سے وباء کا آغاز ہو، فوراً اس علاقے کو قرنطینہ کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا" جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل گئی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت"** (بخاری)۔ قرنطینہ کرنے میں ناکامی یقیناً بہت نقصان کا موجب ہے۔ اس بیماری کے پھیلاؤ کو چھپانے کے لیے چین نے ابتدا میں بیماری کے مرکز وُوہان کو قرنطینہ نہیں کیا تھا جس کے نتیجے میں یہ وائرس چین کے دیگر علاقوں میں اور بین الاقوامی پروازوں کے ذریعے کئی ممالک میں پھیل گیا، جس میں ایران بھی شامل تھا، جہاں سے پھر یہ پاکستان پہنچ گیا۔ پاکستان کے معاملے میں مقامی سطح پر اس بیماری کا پھیلاؤ بلوچستان کے علاقے تفتان سے شروع ہوا جو ایران کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں ایران کے شہر قُم کا دورہ کرنے والے زائرین کے لیے ایک سرحدی چوکی قائم ہے۔ قم شہر میں چائنیز ریلوے کارپوریشن کے چینی شہری موجود تھے اور وہاں سے ہی یہ وائرس ایرانی اور پاکستانی زائرین میں منتقل ہوا۔ پاکستان کی حکومت نے اس علاقے کو سختی سے قرنطینہ نہیں کیا، اور متاثرہ افراد کو وقت سے پہلے وہاں سے جانے کی اجازت دے دی گئی جس کی وجہ سے بیماری ملک کے چاروں کونوں میں پھیل گئی۔

دنیا بھر میں سرمایہ دار ممالک نے بھی قرنطینہ کے اصول پر سختی سے عمل نہیں کیا اور اس وجہ سے ان ممالک میں بڑی تعداد میں لوگ تیزی سے اس وائرس سے متاثر ہوئے، اور بیماری اور موت کا شکار ہونے لگے۔ جب چین نے کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا دنیا کے سامنے اعلان کر دیا تو اس کے بعد بھی چین سے چار لاکھ تیس ہزار لوگوں نے امریکا کا سفر کیا جس میں چین کے علاقے وُوہان سے آنے والے لوگ بھی شامل تھے۔ امریکا میں اِس وقت کورونا وائرس سے دنیا بھر میں سب سے زیادہ اموات واقع ہو چکی ہیں، جہاں 14 اپریل 2020 تک 603694 افراد میں بیماری کی تصدیق ہو چکی ہے اور کم از کم 25000 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

اسلام نے چھوتی امراض کے حوالے سے یہ رہنمائی فراہم کی ہے کہ بیماروں کو صحت مند افراد سے علیحدہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **لاَ تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ "بیمار کو تندرُست کے ساتھ مت رکھو"** (بخاری)۔ چھوتی امراض میں مبتلا بیماروں کو صحت مند افراد سے الگ رکھنا ضروری ہے یا ان کے درمیان کوئی رکاوٹ موجود ہونی چاہیے، یا دونوں صورتیں اختیار کی جائیں۔ ریاست پر لازم ہے کہ وہ ہسپتالوں اور آئیسولیشن سینٹرز میں بیماروں کو مکمل طور پر علیحدہ رکھنے کا بندوبست کرے اور گھروں میں بیمار کو مؤثر انداز میں علیحدہ رکھنے میں مدد فراہم کرے۔ پس ریاست ان تمام لوگوں کو ذاتی تحفظ کا سامان (PPE) فراہم کرے جو کسی بھی جگہ پر اس وائرس سے متاثرہ افراد کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ پاکستان کے حکمرانوں نے اس معاملے میں غفلت کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے یہ وائرس کئی رہائشی علاقوں میں پھیل گیا اور میڈیکل عملے کے لوگوں میں بھی منتقل ہو گیا۔

دنیا بھر میں سرمایہ دار ممالک بیماروں کو صحت مندوں سے مؤثر انداز میں الگ تھلگ کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ بیماری تیزی کے ساتھ مختلف شہروں میں اور ہسپتالوں کے عملے میں بھی پھیل گئی، نتیجتاً میڈیکل عملے کے کئی افراد کی جانیں جا چکی ہیں۔

اسلام نے اُن افراد کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کی ہے جن کے جسم میں یہ وائرس موجود ہوتا ہے، لیکن اس کے اثرات اُن پر ظاہر نہیں ہوتے، جنہیں خاموش کیریئر (silent carriers) کہتے ہیں اور جن کے بڑی تعداد میں موجود ہونے کی وجہ سے وباء غیر محسوس طریقے سے دیگر لوگوں میں پھیل جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **أَلاَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ "تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اس سے اس کے زیر نگرانی لوگوں کے متعلق سوال ہو گا، اور حکمران عوام الناس پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہو گا"** (بخاری و مسلم)۔ پس ریاست کو چاہئے کہ وہ وائرس کی موجودگی معلوم کرنے کیلئے بہت بڑے پیمانے پر لوگوں کے ٹیسٹ کرے جو پاکستان جیسی آبادی والے ملک میں دسیوں لاکھ کی تعداد میں ہوں، تاکہ خاموش کیریئرز کی بروقت نشاندہی ہو سکے، جس کے بعد ریاست ان افراد کو الگ تھلگ کرے جن میں وائرس کی موجودگی پائی جائے اور ان سے ملاقات کرنے والے افراد تک پہنچ کر ان کی بھی سکریننگ کی جائے، اور ان لوگوں پر خصوصی توجہ دی جائے جن کی قوتِ مدافعت کمزور ہے جیسا کہ بزرگ یا وہ جنہیں مخصوص قسم کی بیماریاں لاحق ہیں جیسا کہ دمہ یا شوگر وغیرہ۔ ریاست کو چاہئے کہ اس بیماری کے پھیلاؤ کو محدود کرنے کے لیے ماسک اور وائرس کُش صفائی کا سامان مہیا کرے۔ اور ریاست کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے لیے معلومات کی فراہمی اور تربیت کا اہتمام کرے تاکہ وہ بقدرِ ضرورت ایک دوسرے سے مخصوص فاصلہ رکھیں تاکہ بیماری کو پھیلنے سے روکا جائے۔ نہ کہ ریاست کی ترغیب موت کے خوف کی فضاء پیدا کرنے اور ڈنڈے کے زور پر لوگوں کو روکنے کے ذریعے ہو۔

اس طرح اسلام پر عمل درآمد ریاست کے لئے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شروعات سے ہی وباء کو ممکن حد تک محدود کیا جائے اور وباء کے بڑھنے کی صورت میں اس پر قابو پایا جائے تاکہ ملک مسئلے میں گھِر کر بے بس ہونے سے بچ سکے اس حد تک کہ پورے ملک کو ہی لاک ڈاؤن کر دیا جائے جیسا کہ بہت سے سرمایہ دار ممالک نے کیا جس میں امریکا بھی شامل ہے۔ یقیناً مکمل لاک ڈاؤن کے نتیجے میں بدترین بھوک کی جو صورتحال پیدا ہوتی ہے، وہ وائرس سے پیدا ہونے والے مسائل میں مزید اضافہ کر دیتی ہے۔ لہٰذا اسلام کے احکامات کی پابندی اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ زندگی کے معاملات چلتے رہیں اور مسلمانوں احتیاطی تدابیر کے ساتھ اپنے تمام اسلامی فرائض کی تکمیل کریں، جیسا کہ حصولِ رزق کیلئے دوڑ دھوپ کرنا، حصولِ علم اور مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنا۔

جہاں تک اس قسم کے وبائی مرض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے درکار وسائل کی بات ہے تو اس پہلو سے اسلام انسانوں کے بنائے موجودہ سرمایہ دارانہ نظام سے بہت اعلیٰ و برتر ہے جو اس وقت دنیا پر غالب ہے۔ یقیناً کورونا وائرس (Covid-19) کے پھیلاؤ نے سرمایہ دارانہ معیشت کے عیب، کمزوری اور ناپائیداری کو بے نقاب کر دیا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے نتیجے میں پورے ملک کی دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں جمع ہو گئی ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کے باعث مغربی سرمایہ دار ممالک بھی اپنی عوام کی دیکھ بھال کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں، جبکہ پاکستان تو اس معاملے میں مغربی ممالک سے بھی ابتر اور خستہ حال ہے۔ یقیناً سرمایہ داریت انسانیت کیلئے ایک بوجھ ہے جو لوگوں کو اس امر پر مجبور کر رہی ہے کہ وہ وائرس یا بھوک میں سے کسی ایک کو گلے لگا لیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ "اور دولت تمہارے امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے"** (الحشر 59:7)۔ اسلام معاشی بڑھوتری کے سرمایہ دارانہ ماڈل کو مسترد کرتا ہے جو صرف پیداوار بڑھانے پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اسلام کا معاشی ماڈل دولت کی تقسیم پر توجہ دیتا ہے اور معاشرے میں دولت کی گردش کو یقینی بناتا ہے۔

لہٰذا اسلام صحت جیسے ناگزیر امور پر خرچ کرنے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتا۔ اسلام میں ریاست معیشت کے اُن شعبوں میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے جہاں بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس میں نفع بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عنان، ابدان اور مضاربہ کمپنی ڈھانچوں کی اجازت دی ہے، اور اسلام نے سرمایہ دارانہ کمپنی ماڈل کو حرام قرار دیا ہے، جس کے نتیجے میں نجی شعبے کو سرمائے کی دستیابی خود بخود محدود ہو جاتی ہے، اور بڑے حجم اور بے پناہ منافع کی حامل صنعتوں اور کارخانوں کا مالک بننے کی صلاحیت محدود ہو جاتی ہے، کہ جنہیں بحران کی صورت میں سرمایہ دار ریاستوں کی جانب سے بڑے بڑے بیل آوٹ پیکج دیے جاتے ہیں۔ اسلام اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ توانائی اور معدنیات کے شعبے سے حاصل ہونے والے محاصل تمام عوام پر خرچ ہوں بجائے یہ کہ چند لوگ نجکاری کے ذریعے ان وسائل کے مالک بن کر دولت کے انبار جمع کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت نے لازم قرار دیا ہے کہ توانائی اور معدنیات کے ذخائر عوامی ملکیت ہیں اور ان سے حاصل ہونے والا فائدہ عوام اور عوامی امور کے لیے ہے۔ اسلام سودی قرضوں کو بھی مسترد کرتا ہے چاہے یہ غیر ملکی قرضے کی شکل میں ہو یا مقامی ٹریژری بانڈز (ٹی بِلز) کی صورت میں ہوں۔ سودی لین دین کا یہ عظیم گناہ ہی پوری دنیا اور پاکستان میں قومی قرضوں کی اصل بنیاد ہے، اور پاکستان جیسے ممالک کے بجٹ کا بڑا حصہ قرضوں اور اس کے سود کی ادائیگی پر خرچ ہو جاتا ہے جبکہ عوامی ضروریات پر خرچ کرنے کے لیے کچھ باقی نہیں رہتا۔

لہٰذا اگر ریاست اپنے وسائل سودی قرضوں کی واپسی پر ضائع نہ کرے تو وہ اس قابل ہے کہ وہ عام دنوں یا بحرانی حالت میں لوگوں کی متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرسکے۔ یقیناً اسلام نے انسانیت کو بیماری یا بھوک میں سے کسی ایک آپشن کو اختیار کرنے کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا کیونکہ ریاست پر فرض ہے کہ وہ بیماری اور بھوک دونوں کے لیے مناسب بندوبست کرے۔ رسول اللہ ﷺ کی بابرکت سنت صحت کی سہولیات اور بنیادی ضروریات دونوں کی فراہمی کو ریاست کی ذمہ داری قرار دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: **مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا "تم میں سے جو اپنے دن کا آغاز اس حال میں کرے کہ اس کا راستہ محفوظ ہے اور اس کا جسم تندرست ہے اور اس کے پاس دن کا کھانا موجود ہے تو گویا اس کے پاس دنیا بھر کی دولت ہے"(ترمذی)۔**

جہاں تک ایک مضبوط شعبہ صحت کی موجودگی کا تعلق ہے کہ جس میں بحرانی صورت سے نبٹنے کی اضافی گنجائش موجود ہو، تو کورونا وائرس کی وباء (Covid-19) نے سرمایہ دارانہ ہیلتھ سسٹم کی کمزور اور نازک صورتحال کو بے نقاب کر دیا ہے۔ سرمایہ داریت نے سرکاری و نجی شعبہ صحت دونوں کو محدود کر رکھا ہے کیونکہ صحت جیسا عوامی شعبہ بھی اس تصور پر استوار ہے کہ منافع زیادہ سے زیادہ جبکہ نقصان کا اندیشہ صفر ہو۔ لیکن اسلام ریاست کو ایک نگہبان کا درجہ دیتا ہے اور اس بنا پر ریاست کے لیے لازم کرتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو صحت کی بہترین سہولیات عام اور ہنگامی، دونوں حالتوں میں فراہم کرے۔ مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے بیان کیا: **بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و سلم إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ "رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر اسے داغ دیا"**۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حکمران کی حیثیت سے ابی بن کعبؓ کے پاس ایک ڈاکٹر یا طبیب کو بھیجا جو اس کا ثبوت ہے کہ صحت اور طبی شعبہ شہریوں کی ضروریات میں سے ہے اور ریاست پر لازم ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ صحت کی سہولیات ہر اس شخص کے لیے مفت اور فوری دستیاب ہوں جسے ان کی ضرورت ہے۔

لہٰذا اسلام میں ریاست پر لازم ہے کہ وہ طبی آلات کی وافر تعداد مقامی سطح پر تیار کرے، جس میں وینٹی لیٹرز اور ذاتی تحفظ کا سامان (PPE) بھی شامل ہے۔ ریاست پر لازم ہے کہ وہ تحقیقی ادارے قائم کرے تاکہ انفیکشن کے خلاف عوام کی قوت مدافعت کو بڑھانے کے لیے تمام ممکنہ چیزوں کو جانچا جاسکے خواہ اس کا تعلق خوراک سے ہو یا مختلف نوعیت کی ورزشوں سے یا ہر قسم کی ادویات سے جس میں جڑی بوٹیاں اور وٹامن سپلی منٹس بھی شامل ہیں۔ ریاست ان امکانات پر بھی غور کرے جن کے ذریعے مخصوص متعدی امراض کے خلاف آبادی میں مجموعی قوت مدافعت (herd immunity) پیدا کی جاسکتی ہو اور اس بات کی تحقیق بھی کہ مختلف ویکسین کتنی مؤثر اور محفوظ ہیں۔

اسلام نے نہ صرف صحت کو پہنچنے والے نقصان کو محدود کرنے اور متعدی امراض کے پھیلاؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی معاشی مشکلات کا ازالہ کرنے کے متعلق رہنمائی فراہم کی ہے بلکہ اسلام نے اس حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کی ہے کہ وبائی مرض سے ہونے والی اموات کو کس انداز سے دیکھنا چاہئے۔ بخاری نے اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ آپؓ نے فرمایا، "میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے بتایا: **أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِراً مُحْتَسِباً يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلاَّ مَا**

كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ "یہ ایک عذاب ہے، اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ شخص صبر کے ساتھ اللہ کی رحمت سے امید لگائے وہیں ٹھہرا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ رکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا"۔ لہٰذا خوف یا گھبراہٹ وافراتفری میں مبتلا ہونے کی بجائے مسلمان اس آزمائش کا سامنا صبر سے کر رہے ہیں، اس امید کے ساتھ کہ یہ ان کے لیے اجر کا باعث ہو گا، اور وہ اللہ مالکِ کائنات سے دعائیں کر رہے ہیں کہ اس مشکل سے نجات میں اللہ کی ذات ان کی مدد فرمائے۔

اے پاکستان کے مسلمانو اور بالخصوص اے افواجِ پاکستان میں موجود امت کے عظیم بیٹو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پوری انسانیت کے سامنے انسانوں کے بنائے سرمایہ داری نظام کے جھوٹ اور ناکامی کو اپنی چھوٹی ترین مخلوق کے ذریعے بے نقاب کر دیا ہے، خواہ یہ مشرق میں چین ہو یا مغرب میں امریکا ہو۔ آج حالات سازگار ہیں کہ امتِ مسلمہ، جسے انسانیت میں بہترین امت کے طور پر اٹھایا گیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کو نافذ کر کے انسانیت کو رہنمائی فراہم کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اَلْإِسْلَامِ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى "اسلام غالب آتا ہے، مغلوب نہیں ہوتا" (دار قطنی)۔ یقیناً ہمارا عظیم دین، جو دینِ حق ہے، انسانوں کے بنائے ہوئے تمام تر نظاموں سے اعلیٰ و برتر ہے، اِس سرمایہ داریت (Capitalism) سے بھی کہ جس کے دن گِنے جا چکے ہیں۔ اسلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے اور یہ ہر انسانی مسئلے کے متعلق بہتر رہنمائی اور وضاحت فراہم کرتا ہے۔ دنیا نے عملی طور پر سرمایہ داریت کی ناکامی کا مشاہدہ کر لیا ہے یہاں تک کہ امریکہ سمیت وہ مغربی ممالک کہ جو اس کے علم بردار ہیں، وہاں بھی اس کی ناکامی عیاں ہو چکی ہے۔ آج دنیا نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کی شکل میں، اسلام کے نفاذ کا مشاہدہ کرنے کے لیے، پہلے سے کہیں زیادہ تیار ہے۔

لیکن پاکستان کے حکمران اسلام کو نافذ کرنے کی بجائے اپنے مغربی اتحادیوں کی اندھی تقلید کر رہے ہیں اس بات پر غور کیے بغیر کہ اللہ کے نقائص سے پاک مضبوط قوانین کے مقابلے میں انسانوں کے بنائے نظام کس قدر بودے اور ناقص ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ "جن لوگوں نے اللہ کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے اُن کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے، کاش یہ (اس بات کو) جانتے" (العنکبوت 29:41)۔ فکری طور پر دیوالیہ یہ حکمران سرمایہ داریت کے کفریہ نظام کے قوانین، اقدار اور پالیسیوں کی اندھا دھند پیروی کر رہے ہیں اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا ہے کہ، لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ "تم پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے، ہاتھ کے برابر ہاتھ، بازو کے برابر بازو اور بالشت کے برابر بالشت، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بِل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے"، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، فَمَنْ إِذًا: "تو اس کے علاوہ اور کون؟" (ابن ماجہ)۔

پاکستان کے حکمرانوں سے اس بات کی کوئی امید نہیں کہ وہ آج کے اس ضرورت کے وقت میں اسلام کے مطابق امت کی رہنمائی اور قیادت کریں یا انسانیت کے سامنے اسلام کی روشن مثال کو پیش کریں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ رمضان کے بے بہا برکتوں والے مہینے میں ہم سب نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کی زبردست کوشش کریں، عام لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس کی پکار بلند کریں اور پاکستان کی افواج میں موجود مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس کے فوری قیام کے لیے حزب التحریر کو نُصرۃ فراہم کریں۔ آئیں کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے بھرپور جدوجہد کریں، اس ذات کی طرف سے کامیابی کی عطا کو تلاش کریں تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی برتری تمام انسانیت پر عملی طور پر واضح ہو جائے، جس کے نتیجے میں انسانیت جوق در جوق اسلام میں داخل ہو، جیسا کہ رمضان کے مہینے میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ - وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا - فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا "جب اللہ کی مدد آن پہنچی اور فتح حاصل ہو گئی، اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو، بے شک وہ معاف کرنے والا ہے" (النصر، 3-1)۔

22 شعبان 1441 ہجری

15 اپریل 2020ء

**حزب التحریر**

**ولایہ پاکستان**